ہندوستان بھر میں تمام اہل سنت جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنا چاہیے۔ وی۔ پی کی اجازت
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائیگی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ہمراہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔
(۴) کوئی مضمون جو حقیقی سچ کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر نویسندہ کا نام و پتہ درج نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہییں۔
(۷) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (ایڈیٹر)

عام اغراض و مقاصد

(۱) علمائے اہل اسلام کی عزت اور حقانی خدمات کا اظہار کرنا
(۲) گورنمنٹ و رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤسائے عظام سے سالانہ چندہ سے
(۵) عام خریداران سے للعہ
(۶) ششماہی عہ
(۷) ممالک غیر سے ویں شلنگ
(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر الفقیہ و رائیس میگزین امرتسر ہونی چاہیے

جلد (۸) | مطبوعہ ۲ رجب سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء یوم چہار شنبہ | نمبر (۴)

اطلاع

عالی جناب قبلہ حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر جو ناظرین کو معلوم ہے کہ عرصہ چار سال سے بیمار چلے آرہے ہیں کھانسی و بخار رہتا ہے۔ جو کبھی افاقہ کی صورت ہونے پر ناظرین الفقیہ کی خاطر کوئی مضمون لکھ بھی لیا کرتے تھے۔ مگر اب عرصہ دراز ایک ماہ سے اس قدر طویل دورہ شروع ہے جس کی وجہ سے وہ نہ کچھ پڑھ سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا کوئی صاحب جواب طلب کرنے کی امید پر ان کی خدمت میں خط نہ بھیجے کیونکہ وہ جواب دینے سے معذور ہیں جس کی وجہ سے ان کو تکلیف ہوتی ہے لہٰذا مولانا موصوف کی خیر صحت ہر اخبار میں آئندہ انشاء اللہ درج ہوتی رہیگی۔ ناظرین الفقیہ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ بعد نماز حضرت مولانا صاحب کی صحت کیلئے نہایت عاجزی سے بارگاہ حقیقی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ مولانا موصوف کے پاک ارادے جو کچھ خدمت اسلام و ملت حنفیہ کے متعلق ہیں۔ وہ نیازمند ایڈیٹر ہی جانتا ہے کہ کس قدر تڑپ اُن کے دل میں موجود ہے۔ الفقیہ کے اوراق کی رونق کا باعث زیادہ تر حضرت مولانا موصوف ہی کا دم ہے۔ عرصہ آٹھ سال میں الفقیہ کے لئے جو کچھ مولانا ممدوح نے لکھا۔ اور اپنے مفید مشوروں سے اسکو چلایا۔ اسکی نظیر اور مثال ملنی مشکل ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ انکا سایہ الفقیہ پر تا دیر اسی طرح قائم و دائم رہے۔ آمین۔

(نیازمند معراج الدین احمد ایڈیٹر)

یاران طریقت سے

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت قبلہ عالم عالی جناب حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری۔ آجکل علی پور شریف میں رونق افروز ہیں۔ (ایڈیٹر)

معذرت

۲۸ جنوری کا اخبار ۴ یوم دیری سے شائع ہوا ہے۔ جس کی وجہ چند خریداران کی از سر نو ترتیب اور رسالہ حنفی کی اشاعت کا باعث ہوئی۔ امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائیں گے۔ (مینیجر)

رسالہ حنفی امرتسر

خدا کے فضل و کرم سے رسالہ حنفی نہایت آب و تاب سے چھپکر شائع ہو رہا ہے جو ملک میں نہایت پسند ہوا ہے ہر ایک سنی حنفی کا فرض ہے کہ اس کی ضرور ہی خریداری کرے نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔ مفت ہرگز نہیں۔ قیمت سالانہ عا۔ (منیجر رسالہ حنفی امرتسر)

...غیر مقلدین کی فقہ اور
...اللہ بنارسی کا ایمان

(نمبر ۹)

...مقلدین کی فقہ کا بیسواں مسئلہ
(اہل حدیث شیعہ ہیں)

...ل الابرار صک ج ۱ میں وحید الزمان لکھتا ہے
...ل الحدیث شیعۃ علی رضی اللہ عنہ
...ل حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ ہیں"
...ی اس کے جواب میں لکھتا ہے: "بالکل غلط
...سراسر بہتان ہے"

...یں کہتا ہوں۔ محمد بن اسحق صاحب المغازی
...امیر المومنین فی الحدیث مانتے ہو ابن حجر نے
...ن کو رمی بالتشیع لکھا ہے۔ جریر بن عبد الحمید
...المحدیث نہ تہا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو
...ن دیا کرتا تھا۔ (تہذیب التہذیب) امام بخاری
...ستاد اسمٰعیل بن ابان کون تہا جسے تہذیب
...ذیب میں سخت شیعہ لکھا ہے۔ عباد بن یعقوب
...خ بخاری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں
...ا تہا (میزان) حاکم صاحب مستدرک جس کو
...م فی الحدیث کہتے ہیں مشہور شیعہ تھا۔ عبد الرزاق
...ی امام کیا اہلحدیث شیعہ نہ تہا جس نے حضرت
...دیہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کرنے والے کو کہا۔
...تقذر مجلسنا بذکر ولد ابی سفیان
...اذنا اللہ) عبید اللہ بن موسیٰ شیخ بخاری
...خالد بن مخلد اور ابو نعیم شیعہ تھے۔ عدی بن ثابت
...شیعہ تہا۔ صاحب نسائی مائل بتشیع تھے
...یق حسن نے اتحاف صفہ ۹ میں انکا مائل بتشیع
...لکھا ہے۔ ابن خلکان نے ان کے حق میں
...ی بتشیع لکھا ہے۔ صحاح میں شیعہ راوی کی
...س قدر کثرت ہے۔ کہ یہ مضمون تفصیل کا متحمل
...یں۔ پس بنارسی کا اس قول کو غلط کہنا سراسر
...ط ہے"

قولہ۔ حنفیہ میں بعض البتہ شیعہ ہیں جیسے
مولوی عبد الحی الرافع والتکمیل میں لکھتے ہیں"
اقول۔ اگر شیخ عبد الحی کی پوری عبارت نقل
کرتا تو حال کھل جاتا۔ وہ فرماتے ہیں۔ ان الحنفیۃ
عبارۃ عن فرقۃ تقلد الامام ابا حنیفۃ فی
المسائل الفرعیۃ وتسلک مسلکہ فی الاعمال
الشرعیۃ سواء وافقتہ فی اصول العقائد
ام خالفتہ فان وافقتہ یقال لہا الحنفیۃ
الکاملۃ فان لم توافقہ یقال لہا الحنفیۃ
مع قید یوضح مسلکہ فی العقائد الکلامیۃ
یعنے حنفی فرقہ وہ ہے جو مسائل فرعیہ میں امام اعظم
رحمہ اللہ کا مقلد ہو۔ اور اعمال شرعیہ میں اسی کے
مسلک پہ چلے۔ اصول عقائد میں امام کا موافق
ہو یا مخالف۔ اگر موافق ہو تو اس کو حنفی کامل کہا
جائیگا۔ اگر اصول عقائد میں امام کا مخالف ہو تو اسکو
صرف حنفی نہ کہا جائیگا۔ بلکہ اس کے ساتھ کوئی
ایسی قید زائد کی جائے گی۔ جو اس کے عقائد کے
مسلک کو ظاہر کرے۔ اس عبارت سے ظاہر ہوا
کہ حنفی کامل وہی شخص ہے۔ جو امام صاحب علیہ الرحمۃ
کا اصول عقائد و مسائل فرعیہ میں موافق و مقلد ہو
اور ایسا حنفی بحمد اللہ کوئی شیعہ نہیں۔ البتہ بعض
بدعتی اپنے آپکو فروع میں حنفی ظاہر کرتے تھے
جیسے کہ اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے
ہیں۔ لیکن حقیقت میں لوگ حنفی نہیں تھے تاہم۔
قولہ۔ حنفی فقہ میں یہ اختراع کی گئی کہ جو صحابہ
کو گالی دے۔ وہ کافر نہ ہوگا"

اقول۔ یہ حنفی فقہ کی اختراع نہیں۔ اہلحدیث
نے سب صحابہ کو کبائر سے لکھا ہے۔ اور ظاہر ہے
کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا۔ نووی جلد ۲ صفہ ۳۱۰
میں قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ وسب احدھم
من المعاصی الکبائر ومذھبنا ومذھب
الجمھور انہ یعزر ولا یقتل۔ کہ کسی صحابہ کو گالی
دینا کبائر سے ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اسے
تعزیر لگائی جائے قتل نہ کیا جائے۔ حضرات
فقہاء علیہم الرحمۃ نے تو سب شیخین کو بھی کفر
لکھا ہے خلاصہ میں ہے۔ الرافضی اذا کان
یسب الشیخین ویلعنھما العیاذ باللہ تعالیٰ
فھو کافر۔ یعنی رافضی جو شیخین کو برا کہے کافر ہے۔
منیہ شرح منیہ صفہ ۵۱۴ میں اما لو کان موجبا الی الکفر
فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین
یدعون الالوھیۃ لعلی رضی اللہ عنہ او ان النبوۃ
کانت لہ فغلط جبریل ونحو ذلک مما ھو کفر و
کذا من یقذف الصدیقۃ او ینکر صحبۃ الصدیق
او خلافتہ او یسب الشیخین یعنے بد مذہب کا
عقیدہ اگر کفر تک پہونچ جائے۔ تو اس کا اقتدا
اصلا جائز نہیں جیسے غالی رافضی۔ کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ نبوت ان کے
لئے تہی۔ جبریل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور
باتیں کہ کفر ہیں اور اسی طرح یہ جو حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو تہمت عورتوں کیطرف نسبت کرے یا
صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو۔ یا خلافت
کا انکار کرے۔ یا شیخین رضی اللہ عنہ کو برا کہے۔ اور
مراقی الفلاح کی شرح طحطاوی کے صفہ ۱۹۱ میں ہے
ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر المسح علی الخفین
او صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین او
یقذف الصدیقۃ ولا خلف ولا یلتفت الی
تاویلہ واجتھادہ۔ العقود الدریہ مطبوعہ مصر
جلد اول صفہ ۹۲ میں ہے:۔ الروافض کفرۃ
جمعوا بین اصناف الکفر منھا انھم ینکرون خلافۃ
الشیخین ومنھا انھم یسبون الشیخین سود
اللہ وجوھھم فی الدارین فمن اتصف
من ھذہ الامور فھو کافر الا ملتقطا۔ یعنے
روافض کافر ہیں اور ان میں کئی قسم کے کفر جمع ہیں
بعض ان میں سے یہ ہے۔ کہ خلافت شیخین کے منکر
ہیں۔ اور بعض ان میں سے یہ کہ شیخین کو برا بولتے
ہیں (خدا ان کا دونوں جہان میں روسیاہ کرے) اور
جو شخص ان امور میں سے ایک کیساتہ بہی متصف
ہے۔ وہ کافر ہے۔ اسی طرح تنویر الابصار اور درمختار
میں لکھا ہے۔ البتہ بعض نے احتیاط سے کام لیا ہے
اور کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ لیکن اس کے کبیرہ اور حرام
ہونے سے کسی نے انکار نہیں کیا۔
قولہ۔ ثابت ہوا کہ مصنف نزل الابرار شیعہ حنفی
ہے"
اقول۔ نہیں بلکہ غیر مقلد شیعہ ہے۔ وہ تو حنفیوں

کو سخت بُرا جانتا ہے۔ اور اہل حدیث کی تعریف یہی کرتا ہے لا یرضون بان یقال لهم الاحناف او الشوافع الخ بل اذا سئل عنهم ای شیء مذهبکم یقولون انهم محمدیون۔ یعنے اہل حدیث وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی۔ کہلانا پسند نہیں کرتے جب ان سے پوچھا جائے کہ تمہارا کیا مذہب ہے تو وہ کہتے ہیں ہم محمدی ہیں (نزل ج ۱ صفحہ ۷)

معلوم ہوا کہ وحید الزمان حنفی ہونا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اپنے آپ کو محمدی لکھتا ہے۔ اور وہ شیعہ حنفی نہیں بلکہ شیعہ وہابی ہے۔

اکیسواں مسئلہ

(عامی کیواسطے تقلید ضروری ہے)

وحید الزمان نے نزل الابرار میں لکھا ہے۔ کہ عامی کے واسطے کسی مجتہد یا مفتی کی تقلید ضروری ہے۔ بنارسی اس کے جواب میں لکھتا ہے۔

"اہل حدیث تو کہتے ہیں التقلید فی دین اللہ حرام۔ نہ عامی کو جائز ہے نہ عالم کو"

میں کہتا ہوں۔ مولوی نذیر حسین دہلوی کو اہل حدیث سمجھتے ہو یا نہیں؟ وہ اپنی کتاب معیار الحق میں لکھتے ہیں

"باقی رہی تقلید وقت لاعلمی کے سو یہ چار قسم ہے قسم اول واجب اور وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کی مجتہدین اہل سنت کے سے لا علی التعیین جس کو مولانا شاہ ولی اللہ نے عقد الجید میں کہا ہے۔ کہ یہ تقلید واجب ہے" (معیار الحق)

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعت السنۃ میں صاف لکھا ہے کہ۔

"جو لوگ قرآن حدیث سے خبر نہ رکھتے ہوں علوم عربیہ ادبیہ سے جو خادم قرآن و حدیث ہیں محض نا آشنا ہوں صرف اردو فارسی تراجم پڑھ کر یا لوگوں سے سن کر یا ٹوٹی پھوٹی عربی جان کر مجتہد اور معربات میں تارک التقلید بن بیٹھیں۔ ان کے حق میں ترک تقلید سے بجز ضلالت کسی ثمرہ کی توقع نہیں ہو سکتی ۲۵ برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق کی تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں" (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱ نمبر ۲)

محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں:-

ان هذه المذاهب الاربعة المدونة المحررة قد اجتمعت الامة او من یعتد بها منها علی جواز تقلیدها الی یومنا هذا وفی ذلك من المصالح ما لا یخفی لا سیما فی هذه الایام التی قصرت فیها الهمم جدا واشربت النفوس الهوی واعجب کل ذی رای برایه یعنی ان چار مذاہب کی تقلید کے جواز پر آجتک امت کا اجماع ہے۔ اور اس میں کئی مصلحتیں ہیں جو پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً اس زمانہ میں کہ ہمتیں بہت قاصر ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں میں ہوائے نفسانی بھری ہوئی ہے۔ اور ہر ایک اپنی ہی رائے کو پسند کرتا ہے۔ نیز انصاف اور عقد الجید میں لکھتے ہیں لما اندرست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة کان اتباعها اتباعاً للسواد الاعظم والخروج عنها خروجاً عن السواد الاعظم یعنے جب ان چار مذاہب کے سوائے باقی مذاہب مٹ گئے۔ تو ان کا اتباع سواد اعظم کا اتباع اور ان سے خروج سواد اعظم سے نکلنا ہوا"

صدیق حسن بھوپالوی سراج الوہاج صفحہ ج ۱ میں حدیث الدین النصیحۃ کے شرح میں لکھتا ہے۔ وقد یتاول ذلك علی الائمة الذین هم علماء الدین وان من نصیحتهم قبول ما رووه وتقلیدهم فی الاحکام۔ یعنے حدیث میں ائمۃ المسلمین سے مراد علمائے دین بھی ہو سکتا ہے۔ اور ان کی نصیحت میں سے یہ ہے۔ کہ اون کی روایت قبول کی جاوے اور احکام میں ان کی تقلید کی جاوے۔

ابن قیم اعلام الموقعین ج ۱ صفحہ میں لکھتے ہیں۔ فقهاء الاسلام ومن دارت الفتیا علی اقوالهم بین الانام الذین خصوا باستنباط الاحکام وعنوا بضبط قواعد الحلال والحرام فهم فی الارض بمنزلة النجوم فی السماء بهم یهتدی الحیران فی الظلماء وحاجة الناس الیهم اعظم من حاجتهم الی الطعام والشراب وطاعتهم افرض علیهم من طاعة الامهات والاباء بنص الکتاب الخ

یعنی اسلام کے فقہاء اور وہ علماء جن کے قول پر لوگوں کے فتووں کا مدار ہے۔ احکام کے استنباط کرنے کے لیے خاص کیے گئے اور حلال و حرام کے قواعد ضبط کرنے میں منتخب ہوگئے۔ وہ دنیا میں ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے ہیں۔ جن کے ساتھ اندھیرے میں لوگ راہ پاتے ہیں۔ لوگوں کی حاجت اون کی طرف پانی اور کھانے کی حاجت سے بڑی ہے۔ اور ان کی تابعداری ماں باپ کی اطاعت سے بھی بہت فرض ہے ساتھ نص کتاب کے"

معلوم ہوا کہ وحید الزمان نے جو کچھ لکھا ہے۔ یہی بنارسی کے ہم مشربوں کا مذہب ہے۔ البتہ اس نے جو بغیر حوالہ لکھنے کے اہل حدیث کا یہ قول نقل کر دیا کہ التقلید فی دین اللہ حرام۔ یہ ابن حزم ظاہری کا قول ہے۔ لیکن شاہ صاحب نے حجۃ اللہ کے صفحہ ۱۲۳ میں اس کی نسبت لکھا ہے۔ کہ انما یتم فیمن له ضرب من الاجتهاد ولو فی مسئلة واحدة یعنے یہ قول اس شخص کے حق میں ہو سکتا ہے۔ جو مجتہد ہو۔ گو ایک ہی مسئلہ میں ہو۔ ولنعم ما قیل-

الا کل من لا یقتدی بائمة
فقسمته ضیزی عن الحق خارج

غیر مقلدین کی فقہ کا بائیسواں مسئلہ

(معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسی باتیں اور ایسے کام ہوئے کہ اُن کی عدالت میں خلل آگیا)

وحید الزمان نے یہ قول المشرب الوردی من الفقہ المحمدی میں جو کہ ہدیۃ المہدی کی پانچویں جلد ہے۔ اس کے صفحہ ۲۷ میں لکھا ہے۔ بنارسی اس کے جواب میں لکھتا ہے

"حنفیہ ہی بعض صحابہ کو عدول نہیں مانتے توضیح تلویح میں ہے الجزم بالعدالة مختص بمن اشتهر بذلك والباقون کسائر الناس فیهم عدول وغیر عدول"

میں کہتا ہوں۔ جمہور اصولیوں کے نزدیک صحابی وہ شخص ہے جو حضور علیہ السلام کی صحبت میں بہت عرصہ رہا ہو۔ بعض نے چھ ماہ بعض نے اس سے زیادہ لکھا ہے۔ چنانچہ سعید بن المسیب نے یہ

لا يعد من الصحابة الا من اقام مع الرسول سنة او سنتين و غزا معه غزوة او غزوتين

یعنی صحابہ میں وہ شخص شمار ہوگا۔ جو حضور علیہ السلام کے ساتھ سال دو سال رہا ہو۔ اور ایک یا دو لڑائیوں میں بھی گیا ہو۔ عاصم احول کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ لیکن ان کو صحبت نہ تھی (یعنی صحابی نہ تھا)

ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں۔ من اشترط الصحبة العرفية اخرج من له رؤية او من اجتمع به لكن فارقه عن قرب كما جاء عن انس انه قيل له هل بقي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم غيرك قال لا۔ مع انه كان في ذلك الوقت عدد كثير ممن لقيه من الاعراب (فتح الباری جزو ۷ صفحہ ۳۵۲)

یعنے صحابی ہونے میں جس نے صحبت عرفی شرط کی ہے وہ اس شخص کو صحابی نہیں جانتے جس کو رؤیت ہو یا حضور کی مجلس میں بیٹھا ہو۔ لیکن جلدی جدا ہو گیا ہو جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارے سوا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کوئی باقی ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں حالانکہ اس وقت عدد کثیر اون اعراب کی تھی۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اس شخص کو جو طوالت صحبت میں مشہور نہ تھا۔ صحابی نہیں جانتے تھے۔

جب یہ معلوم ہو چکا کہ اصولیوں کے نزدیک طوالت صحبت شرط صحابیت ہے اس لئے انہوں نے اون صحابہ کرام کو جو طوالت صحبت میں مشہور تھے قطعاً و یقیناً عدل مانا۔ اور جن صحابہؓ کو صرف رؤیت حاصل تھی صحبت طویل میسر نہیں ہوئی۔ چونکہ ان کی صحابیت میں اختلاف تھا۔ اس لئے اون کی عدالت پر جزم نہیں فرمایا۔ اب توضیح کی پوری عبارت سنو! جو بنارسی نے نقل نہیں کی۔

وذكر بعضهم ان الصحابي اسم لمن اشتهر بطول صحبة النبي عليه السلام [illegible] سواء طالت صحبته ام لا الا ان الجزم بالعدالة مختص بمن اشتهر بذلك والباقون كسائر الناس فيهم عدول وغير عدول؛

یعنے بعض نے ذکر کیا ہے کہ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طول صحبت میں مشہور ہو۔ اور بعض نے کہا ہے کہ صحابی وہ کون شخص ہے۔ جس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا اور بس وہ مثل دوسرے لوگوں کے ہیں۔ اون میں عادل بھی ہیں اور غیر عادل بھی۔ یعنی چونکہ ان کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ اس لئے ان کی عدالت پر بھی جزم نہیں؛

اس مقام پر بنارسی نے اشتهر بذلك [illegible] کا مشار الیہ مسئلہ سمجھکر ترجمہ کیا ہے۔ جو غلط ہے۔ اسکا مشار الیہ طول صحبت ہے۔ صرح بذلك مولينا عبد الحليم في قمر الاقمار۔ چونکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ طول صحبت میں مشہور صحابی تھے۔ اس لئے علمائے اصول کے نزدیک بھی آپ عادل تھے۔ لیکن وحید الزمان نے ان کو عادل نہیں مانا تو بنارسی کا یہ کہنا کہ یہ مسئلہ اصول حنفیہ سے ماخوذ ہے سر اسر غلط ہے؛ (باقی باقی)

(ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاراں)

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(از عالیجناب مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

الباب الاول فی شمائله

(صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

الفصل الاول فی الاحادیث

عن انس قال لم ار بعده ولا قبله مثله رواه البخاري (مشكوة ص)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بعد آپ کے نہ قبل آپ کے مثل و مانند آپکا کوئی دنیا میں؛

(۲) بیہقی نے ابی اسحٰق سے اس نے ہمدان کی ایک عورت سے (۳) اور طیالسی و احمد و بیہقی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے (۴) اور بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے (۵) اور عبد اللہ بن احمد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے (۵) اور بزاز و بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے (۶) اور ابن سعد و ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے سب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان فرمایا کہ لم ار قبله ولا بعده مثله نہیں دیکھا ہم نے مثل آپ کے کسی کو نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد (خصائص الکبرے ج ۱)

ابن سعد و ابن عساکر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے لا يرى مثله ابدا یعنے مثل آپکا کبھی کوئی دیکھا ہی نہیں گیا؛

ابو موسیٰ مدینی نے آدم بن ابی الحضرمی سے روایت کی ہے۔ قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأيت قبله ولا بعده مثله۔ کہا کہ دیکھا میں نے مثل آپ کے کسی کو نہ پہلے آپ سے نہ بعد آپ کے روایت کی ابن سعد و ترمذی اور بیہقی نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے قال ما رأيت شيئا احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی شئے بھی بہتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (سے)

بخاری و مسلم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا کہ ما رأيت شيئا قط احسن منه (الخ) (خصائص الکبری ج ۱ وغیرہ)

یعنے دنیا میں کبھی کوئی شئے ایسی نہیں دیکھی میں نے جو بہتر ہو حسن و جمال میں آپ سے۔ ف لے بل هو احسن من كل شئ كالشمس والقمر (شرح شمائل للبیجوری ص و مرقاة ص و ایضاً شرح لعبد الرؤف المناوی ص) یعنے بلکہ آپکا حسن و جمال بہت بہتر تھا ہر ایک شئے سے آفتاب و ماہتاب سے بھی بڑھکر؛

تنبیہ:۔ حضرات! یہ وہ آنکھیں تھیں جنہوں نے مدت العمر جمال الکمال المحبوب علیہ روحی فداہ کا نظارہ کیا تھا۔ نہ کہ اس دور پُر فتن کے ایسے بے بصیرت کور باطن شقی القلب کہ جنہوں نے معاذ اللہ بے ہنگام سی صدائیں بلند کی ہیں۔

حضور سرکار عالم فخر آدم بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم
کی زبان فیض ترجمان سے سنئے کہ مثل آپ کا کوئی نہیں۔
روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ
سے کہ رسول کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
منع فرمایا لوگوں کو صوم وصال سے تو ایک صحابی نے
عرض کی کہ آپ وصال کے روزے رکھتے ہیں ہم
کو کیوں منع فرماتے ہیں، قال وایکم مثلی انی ابیت
یطعمنی ربی ویسقینی۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص ۱۷۵
خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۳۰ وفیہ انی لست مثلکم الخ)
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہے تم
میں میری مثل میں رات گذارتا ہوں ایسی حالت میں
کہ کھلا دیتا ہے مجھ کو پروردگار میرا اور پلا دیتا ہے۔
پس تم میں کون ایسا ہے کہ جس کو خدا تعالےٰ رات
میں کھلا پلا دیتا ہو۔ اور اس کو پے در پے روزہ رکھنے
سے قوت زائل نہ ہو۔

ف۔ مطلب یہ کہ تم میں سے مثل میرے کوئی
نہیں جیسا کہ انی لست مثلکم میں صاف وصریح
مماثلت کی نفی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ
وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے
انی لست کھیئتکم۔ متفق علیہ۔ اور حضرت انس
کی روایت میں ہے انکم لستم مثلی۔ تم لوگ نہیں
ہو مثل میرے۔ اور ایک روایت میں ہے لست
کاحد منکم۔ نہیں ہوں میں تم میں سے کسی کے
مانند۔ یہ سب روایتیں بخاری ومسلم کی متفق علیہ
ہیں (مواہب لدنیہ ص ۳۰ ج ۲)

تنبیہ۔ اس حدیث کو بخاری ومسلم نیز دیگر
محدثین نے روایت کیا ہے اب اس کی صحت
میں کچھ کلام نہیں۔ پس جبکہ خود حضور فخر الانبیاء
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ تم
میں کوئی مثل میرے نہیں ہے۔ یا نہیں ہوں میں
مثل تمہارے۔ تو کیا یہ ارشاد فیض بنیاد جناب
ہادی برحق کا قابل استناد واعتقاد نہیں ہے۔
کوئی اہل ایمان یہ کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر کیا
وجہ ہے کہ زمانہ موجودہ کے موحدین تمام دلائل
وبراہین جو آپ کے صفات برگزیدہ کی بین دلیلیں
ہیں۔ ان سب سے چشم پوشی کرکے یہی کہتے رہتے
کہ وہ ہمارے جیسے یا مثل ہمارے ایک انسان تھے

الفصل الثانی فی رد الاوہام

شبہ قرآن شریف میں موجود ہے قل انما
انا بشر مثلکم

دفع۔ ان دینداروں کو قرآن پاک کے
تیس پاروں میں سے سوائے اس آیہ کریمہ کے
اور کچھ نہ سوجھا اور کچھ نہ جانا کہ کیا مذکور ہے۔
حضرات! یہ امر مخفی نہیں کہ ان کے سلف ہمیشہ
یہی کہتے آئے اور اسی بناء پر نبوت کا انکار کرتے
رہے جس بناء پر یہ رفعت شان وعلو مکان حضور
سرور انس وجان صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے
ہیں۔ لہذا اس جگہ ہم وہی عرض کرتے ہیں۔ جو
حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے ان کی نسبت ارشاد
فرمایا ہے۔ الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من
قبل۔ کیا نہیں آئی تمہارے پاس خبر ان لوگوں
کی جنہوں نے کفر کیا اس سے پہلے یعنی قوم نوح و
ہود وصالح ولوط نے۔ فذاقوا وبال امرھم
پس چکھا انہوں نے وبال اپنے کفر کا دنیا میں بھی
ولھم عذاب الیم۔ اور ان کے لئے عذاب
دکھ دہندہ ہے آخرت میں بھی۔ ذلک بانہ
کانت تاتیھم رسلھم بالبینات فقالوا
ابشر یھدوننا۔ یعنی یہ دونوں جہان کی مار
اور ان پر خدا کی پھٹکار اس سبب سے ہوئی
کہ آتے تھے ان کے پاس انبیاء علیہم الصلوٰۃ و
السلام معجزات باہرات کے ساتھ تو کہتے کہ
انسان ہماری رہنمائی اور ہدایت کرے گا؟ انکار
کر دیتے نبوت ورسالت سے بسبب لوازمات
بشری کے۔ لہذا خسر الدنیا والآخرۃ۔ دونوں جہان
کے وبال ونکال اور قہر الٰہی میں گرفتار ہوئے۔
اور مثل اس کے دیگر آیتوں میں بھی ایسا ہی
ذکر ہے۔ وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاء
ھم الھدیٰ الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا
رسولا۔ اور نہیں باز رکھا دشمنان دین کو ایمان
لانے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
قرآن پر۔ مگر اس تردد نے جو ان کے دلوں میں تھا
یعنے انکار کرنا ان کا کہ انسان کو رسول بنا کر
اللہ تعالیٰ بھیجیگا پس وہ کہتے تھے لن نؤمن لک
لانک بشر (خازن وغیرہ) یعنی ہم ہرگز تم پر ایمان
نہ لائیں گے۔ اس لئے کہ تم انسان ہو۔ اسی طرح
حضرت نوح علیہ السلام کو لوگوں نے کہا۔ ما ھذا
الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم۔ یعنی
نہیں ہیں مگر انسان مثل تمہارے چاہتے ہیں تم پر
بڑائی اپنی۔ اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام کو ان
کی قوم نے کہا۔ ما ھذا الا بشر مثلکم یاکل مما
تاکلون منہ ویشرب مما تشربون ولئن اطعتم
بشرا مثلکم یعنے یہ انسان ہی تو ہیں مثل تمہارے
جو کھاتے پیتے ہیں وہی جو تم بھی کھاتے پیتے ہیں
اور اگر تم اطاعت کروگے ان کی تو وہ ایک انسان
ہیں مانند تمہارے!

حضرت موسیٰ وہارون علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ و
السلام کو لوگوں نے کہا۔ انؤمن لبشرین مثلنا۔
کیا ہم ایمان لاویں ان دونوں کے لئے جو مثل ہمارے
بشر ہیں۔ حضرت صالح علیہ السلام کو لوگوں نے کہا۔
ما انت الا بشر مثلنا نہیں ہو تم مگر بشر مثل
ہمارے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو لوگوں نے کہا۔ ما
انت الا بشر مثلنا۔ جس طرح جناب سید الانبیاء
خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وروحی فداہ
کی شان اقدس میں لوگوں نے کہا۔ ما لھذا
الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق۔
کون سی وجہ ہے ان کے لئے جو دعوے نبوت کا
کرتے ہیں۔ کھاتے ہیں کھانا اور پھرتے ہیں بازاروں
میں۔ علیٰ ہذا اب اس زمانہ میں تمام آیات واحادیث
سے چشم پوشی کرکے بات بات پر انا بشر مثلکم
کہہ کر درپئے تحقیر شان سرور انس وجان صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ ان بےبصیرتوں کو سوائے
اس آیت کے قرآن پاک میں اور کچھ نظر نہ آیا
واضح ہو کہ حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے اس
آیہ کریمہ میں کفار کے زعم وگمان کو رد وباطل فرمایا ہے
بایں طور کہ اگر بزعم تمہارے میں مثل تمہارے
بشر ہوں تو تمہارے کفر کفر صریح ہے! مثل ہو کے
کی بدیہی دلیل یہ ہے۔ کہ یوحیٰ الیّ سے اللہ تعالیٰ
نے بذریعہ وحی کے مجھے تم سے ممتاز فرمایا منصب
رسالت مجھی کو عطا کیا۔ مہبط وحی والہام مجھی کو کیا
لہذا میری اتباع وپیروی تم پر واجب ولازم ہے۔

...س لئے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور تم باوجود دعاً
...لت کے وحی و الہام سے محروم ہو۔ (باقی آئندہ)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع
...تین مسائل مندرجہ ذیل میں :-

(۱) کھانا کھانے کی بعد آٹے یا ستو سے ہاتھ
...ہونا کیسا ہے ؟

(۲) موسم گرما میں اکثر مسجد میں حرارت کی
...شدت ہوتی ہے۔ خصوصاً اوقات شب میں پس
...اں پڑھنا نماز باجماعت فرض و نوافل و تراویح مسجد
...کی چھت پر مکروہ ہے یا نہ ؟

(۳) بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کے لئے
...سر کو کس قدر جھکانا چاہیئے ؟ بینوا بالکتاب و توجروا
...عند الحساب۔

الجواب (۱) کھانا کھانے کے بعد آٹے یا ستو سے ہاتھ دھونا جائز ہے۔ عالم عالی
...بادشاہ عادل عالمگیر غفر لہ الملک القدیر کے فتاوے
...جلد ۵ صفحہ ۳۹۶ میں ہے۔

" فی نوادر ہشام سألت محمداً عن
...غسل الیدین بالدقیق و السویق بعد الطعام
...مثل الغسل بالاشنان فاخبرنی ان اباحنیفۃ
...رحمہ اللہ لم یر بذلک باساً وابو یوسف کذلک
...وھو قولی کذا فی الذخیرہ۔

(۲) شدت حرارت کی وجہ سے سقف مسجد پر نماز
...پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مصلی کثرت سے ہوں۔
...اور نیچے نہ سما دیں تو ضرورت کی وجہ سے اسکی
...چھت پر چڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ کما فی العالمگیریہ
...ج ۴ صفحہ ۲۳۳۔ الصعود علی سطح کل مسجد
...مکروہ ولھذا اذا اشتد الحر یکرہ ان یصلوا
...بالجماعۃ فوقہ الا اذا ضاق المسجد فحینئذ
...لا یکرہ الصعود علی سطحہ للضرورۃ کذا فی الغرائب

(۳) رکوع اگرچہ بمحاذ پشت سے ہو جاتا ہے لیکن
...مستحب ہے کہ پیشانی مقابل رکبہ ہو جائے۔ نفع المفتی
...و السائل للمولوی عبد الحی اللکھنوی صفحہ ۳۲ میں ہے :-
...الرکوع یتم باعتدال الظہر لکن استحب ان یکون

بحیث یحاذی جبہتہ قدام رکبتیہ نقلہ الشامی
عن حاشیۃ القتالی عن البرجندی۔ فتاوی
سعدیہ ربع اول صفحہ ۷۱ میں ہے :- قال الطحطاوی
ان رکع جالساً ینبغی ان یحاذی جبہتہ رکبتیہ
ابو السعود انتہی وعلامہ شامی میفرماید انقدر
انحناء تمام رکوع است شعور نہ رکوع فقط از
سرنگون شدن مع تقدیر انحناء حاصل میشود
وھن اعبارتہ ولعلہ محمول علی تمام الرکوع و
الا فقد علمت حصولہ باصل طاطاۃ الراس
مع اعتدال الظہر انتہی واللہ اعلم۔

مفتاح الصلوٰۃ میں ہے۔ اگر نشستہ ادا نماید
باید کہ جبہ مقابل رکبہ شود تا حاصل آید رکوع کذا
فی البرجندی۔

کنز مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۲۰ حاشیہ نمبر ۱۴
میں ہے۔ والرکوع ھو انحناء الظہر اذا رکع
قائماً فان رکع جالساً فینبغی ان تحاذی جبہتہ
قدام رکبتیہ لیحصل الرکوع والرکن فیہ ادنی
ما یطلق علیہ اسم الرکوع و ما زاد علیہ
واجب او مستحب

طحطاوی علی مراقی الفلاح باب شروط الصلوٰۃ
دارکا نہا صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ مصر میں ہے۔ وفی الحموی
فان رکع جالساً ینبغی ان تحاذی جبہتہ رکبتیہ
لیحصل الرکوع۔

ھکذا رایت فی الکتاب واللہ تعالیٰ اعلم
بالصواب۔ حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی
ابو علی غفر لہ المولی من مقام کھنورہ
ضلع ہوشیارپور۔

ہر سہ مسئلہ کا جواب صحیح ہے۔ فقیر محمد بخش
حلوائی لاہوری۔

مرزائیت سے توبہ

مکرم بندہ! اسلام مسنون۔ چند ماہ کا عرصہ ہوا
کہ ایک شخص مسمی اقبال محمد ساکن سٹھیانہ تحصیل
و ضلع ہوشیارپور بدقسمتی سے مرزائی ہو گیا تھا
کل ۸۔ جنوری ۲۵ء کو موصی الیہ دو مسلمان
ہمراہیوں کے میرے پاس آیا۔ اس نے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق سوال کیا خاکسار
نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی الہامی کتاب
براہین احمدیہ کا صفحہ ۳۶۰-۳۶۱ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ
نمبر ۳) نکالا۔ اور کہا کہ سنو تمہارا ہی گرو جی جو الہام
کیا لکھتے ہیں۔ مگر میرے بعد ایک دوسرا آنیوالا ہے
وہ سب باتیں کھول دیگا۔ اور علم دین کو مرتبہ کمال
پر پہنچائے گا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص ہی کی
ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔ پھر اسی کا صفحہ
۴۹۸ و ۴۹۹ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) نکالا۔
اور کہا سنو مرزا جی لکھتے ہیں :-

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست
ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔
اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔
وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا۔ اور
جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں
تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام
جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔"

اس کے بعد خاکسار نے اس کو مرزا غلام احمد
صاحب کے وہ الہامات و تحریرات جن پر انہوں
نے خود بذاتہ مطلق عمل نہیں کیا دکھائیں۔

(۱) براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۳ میں ہے

" اول ہر ایک صاحب کی خدمت میں جو اعتقاد
اور مذہب میں ہم سے مخالف ہیں بصد ادب اور
عزت عرض کی جاتی ہے۔ جو اس کتاب کی تصنیف
سے ہمارا ہرگز یہ مطلب اور مدعا نہیں جو کسی دل
کو رنجیدہ کیا جائے۔

(۲) ایضاً فیہ صفحہ ۱۰ چہارم بخدمت جملہ صاحبان
یہ بھی عرض ہے کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور
رعایت آداب سے تصنیف کیگئی ہے اور اس
میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا
پیشوا کسی فرقے کی کسر شان لازم آوے اور خود
ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا خبث
عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کے کو بڑے درجہ
کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔

(۳) تلطف بالناس و ترحم علیہم لوگوں سے لطف
کے ساتھ پیش آیا اور ان پر رحم کر۔ (انجام آتھم صفحہ ۵۵)

(۲) یا داؤد عامل بالناس رفقاً و احساناً
"اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر" (انجام آتھم صفحہ ۳)

ان تحریرات و الہامات کے خلاف انجام آتھم ضمیمہ حاشیہ صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں:۔ "اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا ہے۔ وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔"

اس پر اقبال محمد مذکور نے اقرار کیا کہ واقعی مرزا صاحب کذاب ہیں۔ اور میں عقائد مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور توبہ نامہ لکھدیا جسکی نقل بغرض آگاہی ناظرین بعینہ درج کرتا ہوں۔ وہو ہذا:۔

نقل توبہ نامہ مذکور

مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا اور مفتری جانتا ہوں اور آج سے میں عقاید مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ تحریر میں نے بلا جبر لکھی ہے اور بقائمی ہوش کے لکھا ہے۔

اقبال محمد بقلم خود سکنہ سٹھیانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور تاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء

گواہ شد:۔
علی محمد بقلم خود سکنہ سٹھیانہ تاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء

گواہ شد:۔
جلال الدین بقلم علی محمد سکنہ سٹھیانہ۔
(نشان انگشت)

ناظرین دعا فرماویں کہ اب بے نیاز و صانع بطفیل رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کو توبہ پر استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین۔ والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ دائماً سرمداً۔

حررہٗ الراجی الی لطف ربہ القوی ابوالفضل علی غفرلہ الولی مقام کھنوڑہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور۔

حق صریح

(مضمون) تردید

الوہیت مسیح

(نمبر ۱)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

مارچ ۱۹۲۵ء کا مہینہ ہے سردی کا زور ہوچکا ہے موسم بہار آرہا ہے۔ باغوں کی طرف نظر دوڑاؤ۔ ہر جگہ پھول کھل رہے ہیں۔ درختوں پر تازے پتے عجیب بہار دے رہے ہیں۔ غرضیکہ یہ موسم بھی طبیعتوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اس مہینہ کی ساتویں تاریخ کو جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان شہر کی کوتوالی کے نزدیک ہی داہنی طرف کے ایک باغ میں کچھ لوگ تفریح طبع کے لئے چہل قدمی کر رہے ہیں مگر ایک کونے میں پانی کے نل کے پاس ایک بنچ پر دو اشخاص بیٹھے ہوئے آپس میں مذہبی بات چیت کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے ایک صاحب مسیحی مسٹر جوزف نامی ہیں۔ اور دوسرے مسلمان محمد یوسف نامی ہیں۔ ناظرین اخبار الفقیہ کی دلچسپی کے لئے اس گفتگو کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسلمان۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں آپ لوگوں کا کیا عقیدہ ہے؟

مسیحی۔ ہم مسیحی لوگ خداوند یسوع مسیح کو محض خدا نہیں کہتے۔ خدائے مجسم کہتے ہیں۔ یعنی خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ جیسے یسوع مسیح کو ہم لوگ خدائے کامل جانتے ہیں ویسے ہی اس کو انسان کامل بھی جانتے ہیں۔ انسانیت کے اعتبار سے وہ ابن آدم کہلاتا ہے۔ اور الوہیت کی جہت سے ابن اللہ ہے۔ (تحقیق الایمان صفحہ ۱۲۲)

مسلمان۔ آپ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ اس بارہ میں آپکے پاس کیا دلیل ہے؟

مسیحی۔ خداوند یسوع مسیح حقیقی معنے سے خدا کا بیٹا ہے (حل الاشکال صفحہ ۳۳) اور مسیح نے خود کہا ہے۔ کہ میں خدا کا اکلوتا بیٹا ہوں (تحقیق الایمان صفحہ ۱۲۲) انجیل کی آیتوں میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ (مفتاح الاسرار صفحہ ۵)

مسلمان۔ (۱) انجیل لوقا کے باب ۳ کی آیت ۳۸ میں حضرت آدم کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔

(۲) پیدایش کے باب ۶ کی آیت ۴ میں ہے:۔ "ان دنوں میں زمین پر جبار تھے اور بعد اس کے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس گئے تو ان سے لڑکے پیدا ہوئے"

(۳) ہوسیع کے باب ۱۱ کی آیت ۱ میں ہے:۔ "جب اسرائیل لڑکا تھا۔ میں نے اسے عزیز رکھا۔ اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا"

(۴) تواریخ کے باب ۲۸ کی آیت ۶ میں ہے کہ "خدا نے مجھے (داؤد کو) کہا کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے لئے گھر اور بارگاہیں بناویگا۔ کیونکہ میں نے اسے چن لیا کہ میرا بیٹا ہو اور میں اس کا باپ ہونگا"

(۵) متی کے باب ۵ کی آیت ۹ میں ہے:۔ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے"

(۶) متی کے باب ۵ کی آیت ۴۵، ۴۸ اور باب ۶ کی آیت ۱ و ۴ و ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۳۲ میں الفاظ "تمہارا آسمانی باپ" مسیح کے منہ سے نکلے ہوئے درج ہیں۔

(۷) سموئیل کے باب ۷ کی آیت ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ناتن نبی کو خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:۔ "اور جب کہ تیرے دن پورے ہوں گے اور تو اپنے باپ دادوں کے ساتھ سو رہیگا۔ تو میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیرے صلب سے ہوگی برپا کرونگا اور اس کی سلطنت کو قائم کرونگا۔ اور میں اسکا باپ ہونگا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔"

نوٹ۔ ان مقامات میں خدا کے پیارے اور مقرب بندوں کو "خدا کا بیٹا" کہا گیا ہے۔ بس انہیں معنوں سے اناجیل اربعہ مروجہ میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے نہ یہ کہ وہ لوگ اور مسیح خدا کے جزو تھے۔

مسیحی۔ یسوع مسیح نے اور آدمیوں کیطرح تولد نہیں پایا۔ بلکہ صرف خدا کی قدرت سے بن باپ

یم کے پیٹ سے اس طرح پیدا ہوا کہ خدا نے اپنی روح
میں پھونک دی اور یہ بھی مسطور ہوا کہ وہ خدا
ی روح اور اس کا کلمہ ہے۔ اور یہ باتیں قرآن کی
وں میں مذکور ہیں۔ (مفتاح الاسرار صث)

مسلمان۔ (۱) بیشک قرآن کریم میں یہ بات مذکور
ے۔ کہ حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے خدا کی قدرت کے
یدا ہوئے تھے۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام کا ماں اور
پ کے بغیر پیدا ہونا تو اس سے بھی بڑھکر عجیب
ہے۔ (سورہ آل عمران پارہ ۳) اور نیز دیکھو پیدایش
ب ۲ آیت ۷۔ اور بڑے مزے کی بات یہ ہے۔ کہ انجیل
قا میں باب ۳۔ کی آیت ۳۸ میں حضرت آدم
و خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔

(۲) عبرانیوں کے باب ۷ کی آیت ۳ میں ملک صدق
سالم کے بادشاہ کی نسبت لکھا ہے کہ:۔
"یہ بے باپ۔ بے ماں۔ بے نسب نامہ ہے۔
اس کی عمر کا شروع۔ نہ زندگی کا آخر۔ بلکہ خدا
کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔"

(۳) اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید میں
حضرت مسیح کو "کلمۃ اللہ" (یعنی خدا کی طرف سے
ایک پاک کلمہ) اور "روح من اللہ" (یعنے اللہ کی
طرف سے ایک پاک روح) کہا گیا ہے۔ اور
"رسول اللہ" (خدا کی طرف سے ایک نبی) بھی فرمایا
جس کا مطلب یہ کہ وہ خدا کے مقرب، صالح اور
نیک بندے تھے۔

مسیحی۔ مسیح کا مُردوں کو زندہ کرنا اہل
اسلام نے از روئے قرآن تسلیم کیا ہے اور
احیائے موتے بشری طاقت سے بالاتر ہے۔
و فقط الوہیت سے مخصوص ہے۔ پس خاصہ
الوہیت میں سوائے مسیح کے کوئی دوسرا شریک
نہیں۔ کبھی کسی اور نبی نے مُردہ زندہ نہیں کیا۔
(حقائق قرآن صث) اور انجیلوں میں بھی لکھا ہے
کہ مسیح نے مُردوں کو زندہ کیا تھا۔

مسلمان۔ (۱) آپکا یہ کہنا کہ (احیائے موتی
بشری طاقت سے بالاتر و فقط الوہیت سے مخصوص
ہے) سراسر غلط ہے۔ اور قرآن مجید اور اسلامی
عقیدے سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے۔ اہل
اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ مُردوں کو زندہ کرنا اللہ

کے اذن کے ساتھ پیغمبروں کا معجزہ تھا۔ اور اولیاء اللہ کی کرامت۔ اور یہ بات فقط الوہیت سے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ جس پیغمبر یا جس ولی کے ہاتھوں پر ایسا کام صادر ہوا۔ اس نے خدا کے حکم سے ایسا کام کیا۔ آپکا یہ فرمانا (کہ کبھی کسی اور رسول نے کوئی مُردہ زندہ نہیں کیا) بھی صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے حضرت ایلیاہ (الیاس) حضرت الیسع اور حضرت حزقیل علیہم الصلوٰۃ نے مُردوں کو زندہ کیا تھا۔ جیسا کہ سلاطین اول باب ۱۷ آیت ۸ تا ۲۲ و سلاطین دوم باب ۴۔ آیت ۸ تا ۳۷۔ سلاطین دوم باب ۱۳ آیت ۲۰۔ ۲۱۔ حزقی ایل باب ۳۷۔ آیت ۱ تا ۱۴ میں لکھا ہے۔

مسیحی۔ خداوند مسیح نے خدا کا لفظ بھی اپنے ساتھ منسوب کیا ہے۔ یعنی اپنے قیام کے بعد۔ تھوما کو جو اس کے شاگردوں میں سے تھا اجازت دی کہ اُسے خدا کہے۔ جیسا کہ یوحنا کے ۲۰ باب کی آیت ۲۸۔۲۹ میں ذکر ہے۔ کہ تھوما نے مسیح کو سجدہ کر کے کہا۔ کہ اے میرے خداوند اے میرے خدا۔ (مفتاح الاسرار ص۱۸۰-۱)

مسلمان۔ واضح ہو کہ بائبل مروجہ میں بزرگوں کو سجدہ تعظیمی کرنے کا ذکر بعض جگہ موجود ہے۔ اور اللہ کا لفظ حاکموں کے ساتھ بھی منسوب ہوا ہے۔ (مفتاح الاسرار ص۱۵۱) منشئے صاحب کو انجیل یوحنا کے باب ۱۰ کی آیت ۳۲ تا ۳۶ میں لکھا ہے:۔

"یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہے اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو جبکہ اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا۔ اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو تم اُسے جس کو خدا نے مخصوص کیا۔ اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں؟" (نیز دیکھو حل الاشکال ص۳۹) یہی جگہ انجیل یوحنا میں تو صاف صاف لکھا ہے کہ جب یہود نامسعود نے حضرت مسیح سے الفاظ کہ (میں خدا کا بیٹا ہوں) سُنے تو انہوں نے سمجھا کہ مسیح کفر کے کلمے کہتا ہے کہ انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ تو اس کی تردید حضرت مسیح کو یوں کرنی پڑی کہ میں نے تو اپنے تئیں صرف خدا کا بیٹا ہی کہا ہے۔ مگر تمہاری شریعت یعنی توریت میں تو حاکموں کو اور بزرگوں کو اللہ یا خدا کہا ہے (حل الاشکال ص۳۹) چنانچہ زبور کے باب ۸۲ کی آیت اول میں ہے کہ:۔

"خدا کی جماعت میں خدا کھڑا ہے الٰہوں کے درمیان وہ عدالت کرتا ہے۔"

اور آیت چھ میں ہے:۔

"میں نے تو کہا تم الٰہ ہو اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو۔"

مسیحی۔ خداوند مسیح نے نہ صرف اپنے شاگردوں ہی سے بلکہ بہت دفعہ یہودیوں اور ان کے عالموں کے آگے بھی صریحاً اپنی الوہیت کے مرتبے کا بیان اور اقرار کیا ہے۔ (مفتاح الاسرار ص۱۳۱)

مسلمان۔ حضرت مسیح نے خداوند تعالیٰ کی توحید کا اور اپنی رسالت کا بیان اور اقرار کیا ہے۔ جیسا کہ انجیل یوحنا کے باب ۱۷ کی آیت اول و تین میں ہے۔ یسوع نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا کہ اے باپ ...... ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"

پس ہمیشہ کی زندگی ہم مسلمانوں ہی کے پاس ہے کیونکہ ہم لوگ خدائے برحق کو واحد یعنی ایک مانتے ہیں۔ اور اس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ مسیح کو خدا نے بھیجا تھا یعنی مسیح خدا کا نبی۔ رسول اور پیغمبر تھا۔

(حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دواب امرتسر)

انکشافِ حقیقت پر ایک نظر

مولوی محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ لاتقی اسم دلیلٹ فی الشعر۔ تصدیق جواب استفتا حیلہ اسقاطِ میت کی نسبت دیکھی گئی۔ آپ کی گفتگو یا مناظرہ[1] مجھے امید نہیں کہ انصاف پرستی پر ہو کر بغیر محاسم ٹھیرانے یا کہ قلمی مضمون سے آگاہ ہونے کے بغیر مخالف جارہے ہیں۔ اور بذریعہ نوٹ برانگیختہ کر رہے ہیں۔ کیا دوسرے کی قلم نوٹ وغیرہ سے عاری ہے۔ نیز مزید انصاف پرستی تو اس سے ثابت ہو رہی ہے۔ کہ اصل استفتاء میں حرمت[2] دوران وکفر کا مرتکب ہونا وغیرہ وغیرہ کا مشت نمونہ خروارے بھی نہیں۔ اور نہ اصل استفتا میں مستفتی کا سوال ہے۔ یہ محض کسی کاذب کے خفیہ ایماء پر آپ کام کر رہے ہیں۔ یہ ہٹ دھرمی ہے۔ علماء مقدس کی شان سے ایسے خیالات غیر منصفانہ کوسوں بعید ہونے چاہئیں۔ مہربانی فرما کر ذرا غور فرما دیں کہ جواب استفتاء کے موافق ہونا چاہئیے یا مخالف۔ یہ مخالف[3] نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ اصل سوال میں مستفتی نے حرمت وغیرہ کا نام بھی نہیں لیا۔ مدعی سست اور گواہ چست کی تصدیق نہیں تو اور کیا ہے۔ درحقیقت ہمارے اصل مناظر تو مولوی عبداللہ صاحب ساکن بلیام پنڈوری ہیں۔ یہ محض انکی چالاکی اور چلبازی[4] ہے۔ آپ گفتگو وغیرہ سے گریز کرتے ہیں اور آپکو ہمارا مناظر ٹھیراتے ہیں اور خاکسار بحیثیت مجیب ہونے آپ کے مناظرہ کو تیار ہے۔ نہ مجادلہ و ہرزہ۔ بشرطیکہ مولوی صاحب مذکور اصالۃً ہمارے ساتھ تقریری یا تحریری گفتگو کریں۔ یا عدم اہلیت کا اعتراف کریں اور میں مولوی عبداللہ صاحب پنڈوری کو آواز بلند چیلنج دیتا ہوں کہ کذب بیانی چھوڑ دیں اور اگر آپ سچے ہیں تو روبرو ہوکر ہمارے ساتھ گفتگو کریں۔

دورنگی چھوڑ کر یکرنگ ہوجا
سراسر موم یا سنگ ہوجا

اور امور متنازعہ فیہا کا تصفیہ کریں۔ ناحق اپنا دماغ واہیات گوئی سے ملوث نہ کریں۔ اور خدا سے ڈریں اور کچھ قبر و حشر حضور مالک الملک سے بھی اندیشہ کریں اور دھوکہ بازی اور فریب دہی چھوڑ دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

مولانا صاحب! اب میں آپکو سوء العقیدت مولوی صاحب مذکور سے متنبہ کرتا ہوں۔ اول تو تمام بزرگانِ دین کے معاند و مخالف صرف حنفیت کے نام کو یہ گلابی حنفی بدنام کر رہے ہیں۔ عقیدت علماء کو جو پیران تصورِ شیخ کا سبق دیتے ہیں اور مرید اس پر عمل کرتے ہیں۔ تمام مشرک اور بدعت پرست ہیں۔ اور بالخصوص نقشبندی فریق بہ نسبت دیگر سلسلوں کے مرید مشرک ہیں۔ کیونکہ مرید مشق تصور پر ہے۔ جو ایسی باعث سے مولوی صاحب مذکور فیض روحانی سے محروم ہیں۔ حالانکہ عمر بھی کم از کم پچاس سال سے زیادہ ہے۔ (مثلاً) حکام کفار کی بادشاہی یا کہ حکومت میں کوئی[5] اولیاء اللہ نہیں[6]۔ اسی واسطے ہم کسی سے بیعت نہیں اختیار کرتے۔ یہ ضد و عناد انکا ہمارے ساتھ اس میعاد سے شروع ہے جب کہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ علی پوری میں منتسب ہوا۔ وجہ عناد یہ کہ مولانا خاکسار کی ایک جلوس وغیرہ سے عوام الناس کو کسی صاحب سلسلہ کے ساتھ منتسب ہونے کی طرف رغبت دلانا ہوئی اور ان مولوی صاحب کو یہ ترغیب دلانی اسواسطے بری معلوم ہوتی ہے کہ جب لوگ عموماً کسی صاحب سلسلہ کے ساتھ منسوب ہوگئے تو ہماری وقعت وقدردانی میں فرق آجائیگا۔ اور نیز عرصہ قریب تین سال کا ہوا کہ مولوی صاحب نے یہ شور اٹھایا تھا کہ دیکھو جی شاہ صاحب تو پیغمبر بن بیٹھے کہ اپنے پر صلوٰۃ یعنی درود[7] پڑھاتے ہیں پڑھتے پڑھتے یہانتک کہ شاہصاحب نے اپنا کلمہ جاری کردیا ہے۔

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ایضاً مولانا صاحب فرماتے ہیں

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں زند

من بعد میں آپکو اپنے دستور العمل پاکہ حصول سے آگاہ کرتا ہوں۔ اولاً استفتاء مع جواب ملاحظہ ہو۔ استفتاء آیا دوران قرآن بوقت حیلہ اسقاطِ میت رسولِ خدا نے کیا یا صحابہ کبار یا ائمہ اربعہ سے کسی نے کیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ اس مسئلے میں جہانتک بھی علم ہے کوئی آیت شریفہ صریحہ اور کوئی حدیث رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی صحابہ کرام رضی کے دستور العمل سے اس کا دوران[8] ثابت ہے۔ اور کتب فقہیہ مروجہ میں

---

[1] میں نے مستفتی کے زبانی بیان پر جواب لکھا اور نوٹ لکھنے کی اجازت دی۔ م شریف

[2] مستفتی نے یہی بیان کیا تھا۔ اگر آپ حرمت دوران اور کفر کے قائل نہیں تو فہو المراد۔ م شریف

[3] جواب استفتاء کے موافق ہے لیکن نوٹ میں چیلنج ہے اُس شخص کیلئے جو ہمارے جواب کا مخالف ہو۔ م شریف

مخالف نہیں سوال مختصر ہو تو جواب میں اس کی توضیح وتفصیل ضروری ہے۔ اور سائل کے سوال سے زیادہ جواب دینا بخاری کی حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھو باب الجواب باکثر مما سالہ۔ م شریف

[4] یہ الفاظ تہذیب کے خلاف ہیں۔ (شریف)

اگر آپ میرے فتوے کے مخالف نہیں تو پھر مناظرہ کس بات کا۔ آپ اسقاط کو جائز سمجھتے ہیں۔ قرآن شریف کے تقابض کو کفر نہیں کہتے بلکہ تقابض کو کوئی کو مزدوری قرار دیتے ہیں۔ تو ہمارا مدعا حاصل ہے۔ م شریف

[5] اس شبہ کا جواب مولوی صاحب موصوف کے ذمہ ہے۔ م شریف

[6] یہ قول فرقہ وہابیہ کا ہے۔ م شریف

غلط ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ طبیب جسمانی ہر زمن میں ہو اور روحانی امراض کا طبیب کوئی نہ ہو۔ (شریف)

[7] حضرت شاہ صاحب قبلہ تو حضور اکرم علیہ السلام کی آل سے ہیں اور حضور علیہ السلام نے اپنی آل پر درود پڑھنے کا خود ہی ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں معترض کا کوئی حق نہیں۔ نیز تمہارا درود کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔

[8] دوران قرآن شریف بجہت تقابض ہے اگر بلا دوران کے ہو تو دوران کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ جب قبض شرعی ... اور اسی قبض کے لئے دوران کرتے ہیں لیکن اگر قبض بلا ... ہوسکے تو دوران کی کوئی ضرورت نہیں۔ م شریف

ائمہ اربعہ کی طرف سے کوئی قول فعل و تقابض
طریقہ کا ذکر نہیں کیا گیا جس سے دوران قرآن
ضروری اور لازمی یا کم از کم مستحب ہی ثابت
ہاں، اتنا ضرور تحریر کرونگا۔ کہ کتب فقہیہ و حدیثیہ
یہ ثابت ہے کہ بعد از میت ایصال ثواب
ور کرنا چاہیئے۔ اور اس کے ذمہ جس قدر
حق اللہ باقی ہیں۔ ان کی طرف سے موافق
قدہ مسطورہ کتب فقہیہ صدقہ ادا کرنا امید قبولیت
رکھتا ہے۔ تفصیل مطلوب ہو تو نور الانوار و
وی عالمگیری دیکھ لیویں۔ وو جوب الفدیۃ
الصلوۃ للاحتیاط لا للقیاس ان الفدیۃ
نصوص للشیخ الفانی لا کان ثابت بنص
مقبول ینبغی ان تقتصروا علیہ وتقیسو
ہ من مات وعلیہ صلوٰۃ مع انکم
تم انہ اذا مات وعلیہ صلوٰۃ اوصے
نفدیۃ یجب علی الوارث ان یفدی بعوض
صلوٰۃ ما یفدی لکل صوم علی الاصح الخ
الانوار صفحہ ۳ محمد حسین عفا اللہ عنہ از
پسیدان۔ اسقاط میت میں تو شعائق
۔ اور دوران قرآن بوقت حیلہ میت کا ثبوت
کتاب فقہ میں نہیں دیکھا گیا۔ خادم الشریعۃ
نظام الدین عثمانی۔ ما کتب لا ریب فیہ
ی غلام قادر علاقہ شب نگر ضلع پشاور۔ در
ان قرآن بوقت حیلہ کسی کتاب فقہ یا اصول اور
کتاب اللہ اور سنت نبویہ سے ثابت ہوتا کہ
فیت عفا عنہ مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور
سیدان۔ واضح ہو کہ فقیر کے خیال میں بدل
رکھنے اور تقابض مجموعی قرآن شریف
اسقاط میں دوران دست بدستی کا ثبوت
ی علا خادم اہل اللہ محمد عبد اللہ لدھڑوی عفا عنہ
ست مجدل۔ المجیب مصیب۔ اخانزادہ
ہ مکان ریاست تیراہ۔
استفتاء کے ملاحظہ کرانے کے بعد ہم اپنے
معمول سے آگاہ کرتے ہیں۔ مثلاً ہمارے ملک کا دستور
معمول ہے کہ برائے حیلہ اسقاط میت والی میت
اپنی وسعت کے مطابق مثلاً ۵ من یا دس من بلکہ
صاحب مزید استعداد ۲۰ یا ۳۰ من تک غلہ جات
وخرما و نمک وغیرہ و قرآن پاک بھی ساتھ لیتے
ہیں۔ اور بعد ادائیگی نماز جنازہ حیلہ اسقاط اس
طرح کیا جاتا ہے۔ اشیاء فدیہ یعنی غلہ جات پر
قرآن بھی تعظیماً و تبرکاً رکھا جاتا ہے۔ پھر بعد قرآن
پاک کو بہ مال منصوص علیہ بحیثیت مجموعی تقابض
بالید کرایا جاتا ہے جس طرح در مختار و طحطاوی شریف
میں ہے۔ بلفظہ ثم وثم حتی یتم مرقوم ہے۔ یہ
مخالف اسلام والمسلمین مولوی صاحب کئی ایک
مقامات میں ہمارے سابقہ طریق مذکورہ بالا کے
موافق حیلہ اسقاط کرتے ہیں۔ چونکہ شر و فساد
و ضد و عناد و ہٹ دھرمی تمام مسلمانان دین
کا ایک طرف ہونا اور ان کا ایک طرف ہونا ان
کی اصلی سرشت ہے۔ لہذا ان کو مجبور کر رہی ہے
اور محض اس واسطے کہ ہمارا نام بھی لیجیو ہماری
خلاف روی میں اپنا معمول اس طرح کرتے ہیں
کہ مال منصوص علیہ کا قبض کرنا کرانا ضروری ہے
اس کا ہرگز ہرگز تقابض نہیں کرایا جاتا حالانکہ
کتب فقہیہ میں مرقوم ہے۔ کہ تقابض مال منصوص
علیہ کا ضروری ہے۔ ولو لم یترک مالا یستقرض
الوارث نصف صاع من بر مثلا ید فعہ
للفقیر ید فعہ الفقیر للوارث ثم وثم حتی
یتم۔ در مختار۔ تو غرض کہ کتب فقہ میں اصالتاً
تو حیلہ مال کے ساتھ مرقوم ہے تو کیا وجہ ہے
کہ مولوی صاحب مذکور اصل منصوص علیہ کو ہاتھ
تک بھی نہیں لگاتے۔ اور صرف اکیلا قرآن پاک
لیکر دوران دست بدستی شروع کر دیتے ہیں۔
اس واسطے ہم مولوی صاحب مذکور سے پوچھتے
ہیں یہ کس کتاب کا مسئلہ ہے کہ اصل مال
منصوص علیہ کی موجودگی میں غیر منصوص علیہ
یعنے قرآن پاک بحیثیت مجموعی تمام اہل حلقہ کو
یکے بعد دیگرے تقابض کرنا کرانا۔ اب مولانا
صاحب اس میں کیا غلطی ہے اور کس طرح تقابض
نہیں پایا جاتا۔
نوٹ۔ شرط مذکورہ کے بعد مولانا صاحب اگر
آپ بغیر گفتگو کے نہ رہ سکیں تو آپ بیشک آجائیں
خاکسار بھی بالکل گفتگو پر تیار و کمر بستہ ہے بشرط
ہدایت کو دیکھتا ہے۔ اور ریل خرچ وغیرہ آپکا
ہمارے مخالف فریق پر ہوگا۔ اگر یوں بھی نہ
ہو سکے۔ تو خاکسار وہاں ہی آنیکو تیار ہے بشرطیکہ
سفر خرچ و حفظ امن کی نگہداشت آپکے ذمہ ہو۔
(راقم الحروف محمد یوسف عفا اللہ عنہ از پنڈوری
میاں صاحب مرحوم)

صدر دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ کا مکان تبدیل ہوگیا

اپنے احباب اور آن اصحاب کی اطلاع کیلئے جو دفتر ہذا
سے خط و کتابت رکھتے ہیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ عرصہ
ڈیڑھ سال سے انجمن خدام الصوفیہ کا دفتر محلہ
رکابگنج میں رہا۔ مگر اب آگرہ میں بفضلہ تعالیٰ اپنے
یاران سلسلہ کا حلقہ وسیع ہوگیا ہے۔ موجودہ مکان
تمام ضروریات کے لئے مکتفی نہیں ہوتا تھا۔ اور نیز کرایہ
بھی نسبتاً زیادہ تھا۔ واسطے مصطفیٰ آگرہ کے محلہ میراں
حسینی عنایت منزل میں ۸ جنوری ۱۹۳۴ء سے دفتر
ہذا تبدیل کر لیا گیا ہے۔ یہ مکان فراخ نہایت پرفضا
اور جملہ ضروریات کیلئے کافی ہے صحن میں باغیچہ اور
احاطہ میں ہی مسجد بھی موجود ہے۔ اور پھر کرایہ بھی پہلے
مکان سے کم ہے۔ ہمارے احباب آگرہ محلہ میراں حسینی
عنایت منزل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔ اور آئندہ

عامہ صدور ہے مفتی صاحب کی مراد یہی طریقہ
استفتاء مشہور۔
تعین تو آپ نے دیکھا ہوگا۔ یہی تعین مرحب دوران
ہے۔ مشریف

۲ تقابض بالید کرایا جاتا ہے تو پھر جواز میں کوئی کلام
نہیں۔ مشریف

۱ اگر آپ اسقاط کے جواز کے منکر ہیں یا ہبہ میں قبض
ضروری نہیں سمجھتے۔ یا قرآن شریف کے دوران کو کفر
سمجھتے ہیں تو بیشک غریب خانہ پر تشریف لائیے۔ خرچ آپکا
کرایہ ریل فقیر دیدیگا۔ اور برادرانہ طریق پر ان مسائل میں
بھی تصفیہ کر لیا جائیگا۔ اگر مجھے بلاؤ تو میں کرایہ آمد و
رفت بھی معاف کرتا ہوں۔ رضا خدمت ہو سکتا ہو
اس اگر آپ کو ان تینوں امور میں ہمارے ساتھ اتفاق ہو
یعنے اسقاط کو جائز اور قبض کو ضروری اور دوران قرآن
کو کفر نہ سمجھتے ہوں۔ تو پھر سفر کی تکلیف اٹھانے کی کوئی
ضرورت نہیں۔ محمد شریف کوٹلی دوران عفا اللہ عنہ

قبول اسلام

۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء کو ایک ہندو عورت حافظہ بانو نے برضا و رغبت خود دفتر انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں حاضر ہو کر ، ...رستم خاں صاحب ، مولوی برکت علی صاحب ، مولوی ...محمد صاحب و چھیدے خاں صاحب ... جلسہ کے ...وی قاضی حفیظ الدین صاحب ناظم انجمن خدام الصوفیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔ اسلامی نام زاہدہ خاتون رکھا گیا ۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے ۔

(المعارض عبد المجید خان قصوری انسپکٹر مدارس انجمن خدام الصوفیہ)

اسلام کی عالمگیر اخوت و مساوات کا نظارہ

انجمن خدام الصوفیہ کی سعی مشکور ہوئی

شمس الدین نومسلم جو انجمن خدام الصوفیہ آگرہ میں پہلے ...وں مشرف باسلام ہوا تھا ۔ اس کی ہندو برادری اسلام کی عالمگیر اخوت و مساوات مشاہدہ کرکے ضرور ...تحیر ہوگی ۔ اور یہ خبر فرحت اثر حلقہ اسلامی میں ...ضرور ...بہا طبعے سنی جائیگی کہ آج بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء ...بھائی شمس الدین نومسلم کی شادی چودہری احسان خان صاحب نمبردار سلطان پورہ کی دختر نیک اختر سے ہوگئی ہے ۔ شمس العلماء جلوس اور بے شمار رؤسا و شہر کا برات میں نومسلم دولہا کی سواری کے ساتھ چلنا ...ہنڈوں کی روشنی ، ایفارکی ، مجلس کو خیرہ کر رہی تھی ۔ سلطان پورہ والوں کی فراخ حوصلگی نے عملی طور پر ثابت کر دیا کہ اسلام کا دعوٰے کل مومن اخوۃ بالکل سچا اور اس کی اخوت عالمگیر ہے ۔ اگر ایک ہندو اسلام کا حلقہ بگوش ہوتا ہے تو چالیس کروڑ مسلمان ...کی برادری بلا امتیاز ملکی و نسلی اس کو جملہ حقوق برادری میں درجہ مساوات دینے اور اپنی وسیع گود میں لینے کے لئے تیار رہتے ہیں ۔

جانم بہ بزم محبت کہ آنجا !
گدائے و شاہے برابر نشیند

ہم بابو رستم خان صاحب کی مساعی جمیلہ پر اظہار مسرت اور اس کامیابی پر ان کی خدمت میں صمیم قلب سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

(المعارض حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ)

جماعت رضائے مصطفٰے کی جدوجہد

راجپوتوں کی نماز کا ایک دلکش منظر

موضع الدپور میں بیشتر مسلم راجپوت آباد ہیں ۔ انکی اصلاح کے لیے ہم نے ایک مدرسہ تقریباً ۲ سال ہوئے کہ قائم کیا تھا جو آجتک نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے بچوں کی تربیت اور تعلیم کے ساتھ ساتھ اسکا بھی التزام کیا گیا تھا ۔ کہ مسن اشخاص بھی نماز سے واقف ہو جائیں اور ان کے فرصت کے اوقات میں ان کو نمازیں سکھائی جائیں ۔ الحمد للہ کہ اس میں بہت حد تک کامیابی ہوئی ۔ اور بہت سے لوگوں نے نمازیں سیکھکر پڑھنی شروع کر دیں ۔ چونکہ نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہ تھی ۔ اس لئے اسکی شدید ضرورت لاحق ہوئی کہ ایک مسجد تعمیر کرائی جائے ۔ ان راجپوت بھائیوں نے نہایت شوق اور بلند ہمتی سے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ۔ جناب بابو عنایت خان صاحب نے بیحد کوشش کی ۔ اور بالآخر مسجد تعمیر ہوگئی ۔ مولوی احمد یار خان صاحب مدرس مدرسہ ہذا اطلاع دیتے ہیں کہ اب بعض وقت مسجد میں نمازیوں کی تعداد بیس تک ہو جاتی ہے اور وہ منظر قابل دید ہوتا ہے کہ جب راجپوت خورد و کلاں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں ۔

(قاضی محمد احسان الحق ناظم مرکز وفود اسلام جماعت رضائے مصطفٰے آگرہ)

شاندار اسلامی کتب

تذکرۃ العلماء والمشائخ } اس میں قریباً سو ا سو علمائے کرام و مشائخ عظام جو پانچویں صدی ہجری میں عہد دولت غزنویہ سے لیکر چودھویں صدی کے آخر تک اپنی علمی مجلسوں کی وجہ سے نمونہ اسلاف بنے تھے۔ ان کے علاوہ اخیر میں چند نامور عالم عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اس میں درج ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰؍

حیات سرورِ کائنات یعنی سوانحعمری آنحضرت صلعم } مضمون نام سے ظاہر ہے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۳؍

القصیدۃ الیوسفیہ نعتیا دتی } شارح نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے۔ بعد میں ہر ایک کی شرح کی ہے۔ اور شارح نے دلائل سے ثابت کیا ہے

القصیدۃ الغوثیہ } کہ یہ قصیدہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ کاغذ عمدہ ۳؍

جمالِ حضوری معروف شیشہ نوری } درحقیقت یہ حلیہ شریف اللہ والے اور ذوق و شوق والے خدا ترس لوگوں اور پرہیزگاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ خود اپنے بچوں اور عورتوں کو اس کی تعلیم دیں۔ نہایت مبارک چیز ہے۔ قیمت ۳؍

سوانح اعظم ہر دو حصہ } دنیائے اسلام کے رفیع القدر پیشوا اور عظیم الشان مجتہد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالاتِ مبارکہ کا مختصر مرقع ہے۔ حصہ اول ۶؍ دوم ۳؍

غنیۃ الطالبین اور فرقہ حنفیہ } اس پر ایک عالمانہ مضمون ہے۔ قابل دید کتاب ہے ۱۰؍

مکمل نماز } جسے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر میں پڑھا اور جسے آج چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے تیس کروڑ حنفی مسلمان ثانی کا عمل ہے ۱۰؍

عرفانِ ایمان } اہل سنت و جماعت کے مختصر عقائد نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ بچوں اور عورتوں کیلئے از بر کرنا ضروری ہے ۱؍

اسرار العشق مسمی کنز العشق یعنی شرح رمز العشق } یہ کتاب تصنیف لطیف جامع کمالات صاحب کشف و کرامات سرمایہ شریعت شہباز منازل طریقت و غواص بحر حقیقت حضرت غلام قادر شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی ہے۔ اس میں اسرار و تصوف اور کشف و کرامات و منازل طریقت کا حال بخوبی درج ہے قابل دید ہے ۱۲؍

وید کی حقیقت } منشی تیکرام آریہ کے قرآن کی تعلیم کے فوٹو اور ریورڈ پر شائع کی "قرآن کی حقیقت" کا الزامی جواب ہے ۳؍

حدوثِ مادہ } اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ کے اجزاء قدیم اور غیر مخلوق نہیں ہو سکتے۔ اور چند حکماء اور مذاہب کے خیالات کا رد کیا ہے اور اسلام کا عقیدہ اس کی بابت بتلایا ہے۔ ۳؍

احسن البیان فی اباحۃ الدخان } حقہ نوشی کے بیان میں ہے قابل دید ہے ۳؍

فیصلۂ علم غیب } اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مسئلہ علم غیب کے متعلق کیا گیا ہے۔ جو قابل ملاحظہ ہے ۱؍

وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید } رسالہ مبارکہ در باب جواز مصافحہ و معانقہ بعد نماز عید ۲؍

حیات الانبیاء فی انتباہ الاذکیاء } مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ ۲؍

قصیدۂ ضیائیہ فی علمِ طبیہ! } مصنفہ فخر الاطباء مولانا ابو الحسن مولوی حکیم قاضی محمد ضیاء الدین صاحب حنفی قادری چشتی۔ یہ رسالہ بطرز جدید علم طب و حکمت کے لئے نہایت مفید ہے ۸؍

ازالۃ الظنون فی مسئلۃ السماع و وحدۃ الوجود } مصنفہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ متعلقہ مسئلہ سماع و وحدۃ الوجود ۳؍

ضروری مسائل رمضان المبارک } روزے کی فضیلت و تاکید اور رمضان شریف کی بزرگی کا قابل دید بیان ۳؍

تحقیق المرام فی منع قرأۃ الخلف الامام } مولانا پیر غلام رسول صاحب حنفی قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب و لاجواب تالیف جو منع قرأۃ خلف الامام میں ایک مستند کتاب قابل دید ہے قیمت ۱۲؍

فیصلۂ آسمانی در باب مسیح قادیانی } جس میں مرزا قادیانی کے دعوے مہدویت و مسیحیت کی نسبت کامل اور فیصلہ کن بیان ہے۔ محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی کے ذریعہ مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے ۲؍

الذکر المحمود فی بیان المولود المسعود } اس میں محفل میلاد کا قرآن و حدیث سے ثبوت و منکرین دیوبندی و نجدیہ کے اوہام کا دفعیہ ہے ۳؍

انوارِ تیراہی ملقب بگلزارِ نوری } بزرگان تیراہی بجوہ شریف کے حالات۔ قابل دید ہے ۵؍

پتہ: مینیجر اخبار الفقیہ امرتسر (پنجاب)